سوال

(182)خراجی زمین سے عشر لینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عشر خراجی زمین سے لینا جائز اور حق ہے کہ نہیں؟ ازروئے قرآن وحدیث کے بطریق قوت وصحت کے جو امر ثبوت یا عدم ثبوت عشر ارض خراجی کی نسبت ہو لکھیں۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عشر یا نصف عشر ہر ایک زمین کی پیداوار میں فرض ہے خواہ زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔ عشر یا نصف عشر کے فرض ہونے میں زمین کا غیر خراجی ہونا شرط نہیں ہے۔

بخاری شریف میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"فیما سقت السماء والعیون اوکان عشریا العشر وفیما سقی بالنضح نصف العشر"[1]

"جس (کھیت یا باغ) کو بارش یا چشموں کے پانی سے سیراب کیا جائے یا اس (کھیت یا باغ) کی زمین تر ہو تو اس (کی پیداوار) میں سے عشر (فرض) ہے اور جس (کھیت یا باغ) کو کھینچ کر پانی پلایا جائے تو اس میں نصف عشر ہے۔"

اس حدیث سے ثابت ہے کہ جو کھیت یا باغ کہ مینہ یا چشمہ کے پانی سے سیراب کیا جائے یا اس کھیت یا باغ کی زمین ہی ایسی تر ہو کہ اس کی تری کافی ہو جائے، اس کی پیداوار میں عشر فرض ہے اور جس کھیت یا باغ کو پانی کھینچ کر سیراب کیا جائے، اس کی پیداوار میں نصف عشر فرض ہے۔

اس حدیث میں جو دو صورتیں مذکور ہوئی ہیں، ایک عشر کے فرض ہونے کی اور دوسری نصف عشر کے فرض ہونے کی، ان میں سے کسی صورت میں بھی یہ تخصیص نہیں ہے کہ اس کھیت یا باغ کی زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔ پس اگر خراجی ہو تو بھی اس میں عشر یا نصف عشر فرض ہے اور غیر خراجی ہو تو بھی، اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ... ٢٦٧ سورة البقرة

"یعنی اور جو کچھ پیداوار ہم تمہارے لیے زمین سے پیدا کردیں، اس میں سے دو۔"

یہ آیت کریمہ عشر کے بارے میں نازل ہوئی ہے یہ آیت کریمہ بھی عام ہے۔ اس میں بھی یہ تخصیص نہیں ہے کہ وہ زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔ پس اگر خراجی ہو تو بھی عشر یا نصف

عشر فرض ہے۔اور غیر خراجی ہو تو بھی۔اور بھی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَءاتوا حَقَّهُ يَومَ حَصادِهِ... ١٤١ ... سورة الانعام

یعنی جو کھیت یا باغ کہ بار آور ہوں تو ان کے کاٹنے اور توڑنے کے دن ان کا حق ادا کرو۔

یہ آیت کریمہ بھی عشر کے بارے میں نازل ہوئی ہے اور یہ بھی عام ہے،اس میں بھی تخصیص نہیں ہے کہ اس کھیت یا باغ کی زمین خراجی ہو یا غیر خراجی۔پس اگر خراجی ہو تو بھی عشر یا نصف عشر فرض ہے اور غیر خراجی ہو تو بھی،اور جو لوگ کہتے ہیں کہ خراجی زمین میں عشر فرض نہیں ہے اور اپنے اس قول پر حدیث:

"لا يجتمع عشر وخراج في ارض مسلم"[2]

"یعنی کسی مسلمان کی کسی ایک ہی زمین میں عشر اور خراج دونوں ایک ساتھ جمع نہیں ہوتے" سے استدلال کرتے ہیں ان کا یہ استدلال صحیح نہیں ہے۔

اولا:

اس وجہ سے کہ حدیث مذکور باطل اور بے اصل ہے ہر گز استدلال کے قابل نہیں،اس لیے کہ اس کا راوی جس پر اس حدیث کا مدار ہے،"یحییٰ بن عنبسہ" ہے اور وہ سخت واہی ہے۔یہاں تک کہ ائمہ حدیث نے اس کو کذاب اور دجال اور وضاع تک بھی فرمادیا ہے۔[3]

ثانیاً:۔

اس وجہ سے کہ عشر زمین کی پیداوار میں ہے،پس خراجی زمین کی پیداوار میں عشر کے فرض ہونے سے حدیث مذکور کی مخالفت ہر گز لازم نہیں آتی،کیونکہ جب خراج نفس زمین پر مقرر ہوتا ہے نہ کہ زمین کی پیداوار پر اور عشر زمین کی پیداوار میں فرض ہوتا ہے،نہ کہ نفس زمین میں تو عشر وخراج دونوں کا ایک ہی زمین میں ایک ساتھ جمع ہونا لازم نہیں آیا۔واللہ تعالیٰ اعلم۔کتبہ محمد عبداللہ(22/صفر1333ھ)

---

[1]۔صحیح البخاری رقم الحدیث(1412)

[2]۔دیکھیں نصب الرایہ(3/442)

[3]۔مصدر سابق۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الزکاۃ والصدقات، صفحہ: 357

محدث فتویٰ